ایک راجہ تھا جس کا نام پترا کا تھا۔ اسی نے اپنی رانی ''پٹالی کے لئے جادوئی طریقے سے اس شہر کو بسایا تھا۔ اس لئے اس شہر کا نام پاٹلی پترا پڑا۔ گنگا ندی کے کنارے پورب سے پچھم میں بسا ہوا یہ شہر بے حد لمبا ہے۔ حضرت عیسیٰ سے چھ سو برس پہلے راجہ '' آجات شترو'' نے مگدھ راج کی راجدھانی بنایا تھا۔ اس کے بعد چندر گپت موریہ اور سمراٹ اشوک کے زمانے تک یہ شہر برابر ترقی کرتا رہا۔ ''اگم کنواں'' علاقہ جانے والی سڑک پر کمہرار نامی جگہ میں کھدائی سے پتہ چلتا ہے کہ عظیم شہر پاٹلی پترا اسی اطراف میں تھا۔ کھدائی میں چندر گپت کے دربار ہال اور دوسری عمارتوں کے آثار ملے ہیں۔ مغلوں کے زمانے میں شہنشاہ اورنگ زیب کے پوتے عظیم الشان کے نام پر اس شہر کا نام عظیم آباد پڑا۔ شہر کا پوربی حصہ آج بھی اسی نام سے جانا جاتا ہے۔ اس حصہ میں سکھوں کا گرودوارہ تخت ہر مندر صاحب بھی ہے۔ سکھوں کے دسویں گرو گرو گووند سنگھ جی اسی شہر عظیم آباد میں پیدا ہوئے تھے۔ پورب کی طرف شہر کے آخری حصہ میں ہندستان کے نامور حکمراں شیر شاہ سوری کے بنوائے ہوئے قلعہ کا کچھ حصہ گنگا ندی کے کنارے موجود ہے اور اب جالان کا میوزیم کہلاتا ہے۔ قریب ہی ایک بڑی شاہی مسجد ہے جو مدرسہ مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ شیر شاہ کے دور حکومت میں وہاں ایک عظیم الشان مدرسہ طلبا کی رہائش گاہ کے ساتھ تھا۔ جہاں دور دراز کے ہزاروں طلبا حصول علم کے لیے آیا کرتے تھے۔

پٹنہ (عظیم آباد) کے محلّہ لودی کٹرہ میں عظیم شاعر حضرت راسخ عظیم آبادی کا مزار ہے۔ محلّہ حاجی گنج واقع لنگر ٹولی گلی پٹنہ سیٹی (عظیم آباد) میں ہندو پاک کے نامی گرامی شاعر اور ادیب حضرت شاد عظیم آبادی سپرد خاک ہیں۔ جہاں ہر سال جنوری میں شعر وادب کی محفلیں جمتی ہیں۔ ایک تاریخی اور قدیم مسجد محلّہ سلطان گنج کے نزدیک ہے جو پتھر کی مسجد کے نام سے مشہور ہے یہ مسجد شہنشاہ جہانگیر کے بیٹے شہزادہ پرویز کی بنوائی ہوئی ہے جو بہار کا گورنر تھا۔ کہا جاتا ہے کہ قدیم مندر پٹن دیوی جو محلّہ گلزار باغ میں واقع ہے اسی کے نام پر اس شہر کا نام پٹنہ پڑا۔ انگریزوں نے اپنے راج میں شہر کے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مغربی حصے میں سکریٹیریٹ، اسمبلی، کونسل ہال، گورنر ہاؤس، ہائی کورٹ، جنرل پوسٹ آفس، ریلوے اسٹیشن اور سرکاری رہائشی بنگلے کو مزید وسعت دی۔

اردو، عربی، فارسی اور مخطوطات و نایاب کتابوں کا ایک عظیم الشان علمی مرکز خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری ہے۔ جو قلب شہر میڈیکل کالج اور پٹنہ یونیورسٹی کے نزدیک واقع ہے۔ صرف ہندستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ اس لائبریری میں آتے ہیں۔ اور مرحوم خدا بخش خاں کے اس عظیم اور بے نظیر علمی خزانے سے فائدے اٹھاتے ہیں۔

قدیم پٹنہ کے بدھ مارگ پر ایک عجائب گھر (میوزیم) بھی ہے۔ جہاں قدیم یادگاریں محفوظ ہیں۔ اسی کے پاس نوزبانوں کی درسی کتابوں کے چھاپنے کا سرکاری ادارہ بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن بھی ہے۔ گنگا ندی کے کنارے لڑکیوں کے سرکاری ہائی اسکول کے سامنے گول گھر ہے جسے اناج رکھنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ سکریٹریٹ کے سامنے ان سات شہیدوں کی یادگاریں بنائی گئی ہیں جو ۱۹۴۲ء کی تحریک آزادی میں سکریٹریٹ کے ٹاور پر ترنگا لہرانے کے جرم میں انگریزوں کی گولیوں کا نشانہ بنے تھے۔ اسے شہید اسمارک کہا جاتا ہے۔

بہار شریف: یہ شہر پٹنہ سے ۹۷ کیلومیٹر کی دوری پر جنوب کی جانب واقع ہے۔ ۱۴ویں صدی سے ۱۶ویں صدی تک یہ صوبہ بہار کا دارالسلطنت تھا۔ یہاں مشہور صوفی بزرگ حضرت مخدوم شرف الدین یحیٰ منیریؒ کا مزار ہے۔ یہ بزرگ فیروز شاہ تغلق کے زمانے میں بہار شریف آئے تھے۔ بہار شریف کی پہاڑی پر ایک بزرگ حضرت ملک بیا کا بھی مزار ہے۔ یہ بختیار خلجی کے ساتھ آئے تھے۔

چمپارن: (بتیا) چمپارن بہار کا ایک مشہور تاریخی مقام ہے۔ اسے مہرشی بالمیکی کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ ملک کی آزادی کی لڑائی مہاتما گاندھی نے چمپارن سے ہی شروع کی تھی۔ آگے چل کر یہی تحریک پورے دیس میں چلی۔ یہاں بھیتروا آشرم، بتیا، موتیہاری، اور بالمیکی نگر جیسے مقامات اپنی تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہاں کی پرانی عمارات میں نندن گڑھ، چانکی گڑھ اور اشوک کا لاٹ مشہور

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہے۔ بتیا کا مینا بازار شمالی بہار کا سب سے بڑا بازار ہے۔ اس میں ضرورت کی تمام چیزیں ایک ہی جگہ بہ آسانی دستیاب ہو جاتی ہیں۔ یہ بتیا راج کے مہاراجہ کا بنوایا ہوا ہے۔

پاوا پوری: یہ جگہ بہار شریف اور نوادہ کے درمیان ہے۔ یہاں کمل کے پھولوں سے بھرا ہوا تالاب ہے۔ تیرتھنکر مہاویر نے اسی جگہ نروان حاصل کیا تھا۔ اس لئے جین دھرم والوں کے لیے یہ جگہ بہت مقدس ہے۔

نالندہ: بہار شریف اور راجگیر کے درمیان ایک قدیم تاریخی جگہ ہے۔ یہاں ایک بہت بڑی یونیورسٹی تھی جس کی بنیاد پانچویں صدی عیسوی میں رکھی گئی اور جو بارہویں صدی عیسوی تک قائم رہی۔ یہاں چین، جاپان، برما، شیام (لنکا) اور دیگر دور دراز ملکوں سے طالب علم آیا کرتے تھے۔ مشہور چینی سیاح ہیون سانگ نے یہاں تعلیم حاصل کی تھی اور استاد کی حیثیت سے بھی رہا۔ کہتے ہیں کہ اس یونیورسٹی میں دس ہزار طلبا اور دو ہزار اساتذہ ہمیشہ رہا کرتے تھے۔ کھدائی میں اشوک، کمار گپت اور ہرش وردھن کے زمانہ کی بہت ساری چیزیں نکلی ہیں جو یہاں کے میوزیم میں موجود ہیں۔

راجگیر: مہابھارت کے زمانے کا یہ شہر نالندہ سے سترہ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ قدیم نام راج گرہ ہے۔ یہ چھوٹا سا شہر تین اطراف سے ہری بھری پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس شہر کی اہمیت تاریخی بھی ہے اور مذہبی بھی۔ جین اور بدھ مذہب کی بنیاد اسی شہر میں پڑی۔ ایک اونچی پہاڑی جس کا نام گدھر کٹ ہے بودھ دھرم والوں کیلئے بہت مقدس ہے۔ اس کی چوٹی پر سدھارتھ بہت دنوں تک گیان دھیان میں بیٹھے رہے۔ حکومت جاپان کی طرف سے اس پہاڑی پر جانے کے لیے ایریل روپ وے (Airial Rope way) بنایا گیا ہے جس سے زائرین کو چوٹی تک پہنچنے میں سہولت ہوگئی ہے۔ مہاویر نے اپنی زندگی کے چودہ سال نالندہ اور راجگیر میں گزارے تھے۔ مخدوم کنڈ پہاڑی کی چوٹی پر انہوں نے اپنا اپدیش دیا۔ سورن بھنڈار کے بارے میں مشہور ہے کہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

یہاں راجہ بمبسار کا خزانہ پوشیدہ ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ بھنڈار صرف ایک بڑی چٹان کو کاٹ کر بنایا گیا ہے۔ قریب ہی وہ تاریخی جگہ ہے جہاں بھیم اور جراسندھ میں ۷۱ دنوں تک لڑائی ہوئی تھی۔ یہ جگہ جراسندھ کا اکھاڑا کہلاتی ہے۔ مہابھارت کے زمانے میں موریہ اور گپت عہد کے بہت سارے آثار اس شہر میں موجود ہیں۔ راجگیر اپنے گرم پانی کے لئے مخدوم کنڈ کافی مشہور ہے۔

کنڈل پور: ایک گاؤں ہے جو راجگیر سے اٹھارہ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں کمل کے پھولوں کے دو تالاب ہیں جین دھرم کے دیگامبر فرقے کا کہنا ہے کہ مہابیر یہیں پیدا ہوئے تھے۔

نوادہ: یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ یہیں سے ککولت پہاڑیوں کو راستہ جاتا ہے۔ ککولت اپنے خوبصورت نظاروں اور آبشاروں کے لیے مشہور ہے۔ یہ ایک طرح سے تفریحی مقام ہے۔

گیا: مذہبی اور تاریخی حیثیت سے یہ شہر مشہور ہے۔ نوادہ سے اس کا فاصلہ ۳۶ کیلومیٹر ہے۔ یہ شہر پھلگو ندی کے کنارے آباد ہے۔ یہاں وشنو کا ایک قدیم مندر ہے۔ آسن کے مہینے میں ہندو یہاں اپنے باپ دادا کی آتما کی شانتی کے لیے پنڈ دان کرتے ہیں۔ اس شہر کے اطراف میں کئی پہاڑیاں ہیں جن کی الگ الگ مذہبی حیثیت ہے۔ ۳۲ کیلومیٹر کے فاصلے پر جنوب کی طرف ناگ ارجن کی پہاڑیاں ہیں جن کا سلسلہ راجگیر تک چلا گیا ہے۔ ان پہاڑیوں میں اشوک کے وقت کی گپھائیں ہیں جو پتھروں کو کاٹ کر اندر ہی اندر بڑی صفائی اور مہارت سے بنائی گئی ہیں۔

بودھ گیا: یہ مقام گیا شہر سے ۱۲ کیلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ راجکمار سدھارتھ کو یہیں ایک پیپل کے درخت کے نیچے گیان ملا تھا اور وہ گوتم بودھ کہلانے لگے۔ اس مقام پر گوتم بدھ نے اپنے بھکتوں کے ساتھ ایک عرصہ گزارا تھا۔ اس لئے یہاں کا چپہ چپہ بودھ دھرم والوں کے لیے محترم ہے۔ یہاں اشوک کا بنوایا ہوا ایک قدیم مندر ہے۔ اس کے اردگرد چین، تبت، جاپان، برما، تھائی لینڈ اور لنکا کی حکومتوں کے بنوائے ہوئے خوبصورت مندر ہیں۔

سہسرام: گیا سے مغرب کی سمت تقریباً ۱۲۰ کیلومیٹر کی دوری پر تاریخی شہر سہسرام ہے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فرید خان اسی شہر کے رہنے والے تھے۔ جنہوں نے شیر شاہ کے نام سے ہندستان پر پانچ سال تک حکومت کی تھی۔ ان کی بنوائی ہوئی مشہور سڑک بنگال سے پیشاور تک چلی گئی ہے جو تجارتی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس سڑک کا نام گرینڈ ٹرینک روڈ ہے۔ شیر شاہ کا مقبرہ اسی شہر میں ایک بڑے تالاب کے بیچ میں واقع ہے۔ یہ مقبرہ لال پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ اور پٹھان طرز تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔ شیر شاہ کے والد حسن خان سوری کا مقبرہ بھی اسی شہر میں ہے۔ صفدر جنگ کے قلعے کے کچھ حصے باقی بچے ہیں جہاں اب سبزی منڈی ہے۔ شہر سے کچھ دوری پر کیمور کی پہاڑیوں کا سلسلہ ہے۔

رُہتاس: یہ تاریخی مقام سہسرام سے تقریباً ۴۰ کیلومیٹر مشرق میں واقع ہے۔ شہنشاہ اکبر کے زمانے میں یہ بستی آباد ہوئی تھی اس لئے اس کا نام اکبر پور بھی ہے۔ بستی کے ایک طرف سون ندی ہے اور ایک طرف کیمور کی پہاڑیاں ہیں۔ ان کا سلسلہ پھیلتا ہوا کوہ بندھیا چل سے مل جاتا ہے۔ اس پہاڑ کی بلندی پر راجہ مان سنگھ کا بنوایا ہوا قلعہ ابھی تک اچھی حالت میں موجود ہے۔ پہاڑ کا اوپری حصہ بالکل (چورس) مسطح ہے۔ اس لئے آبادی خاصی ہے، کئی مقبرے ہیں۔ کھیتی باڑی بھی ہوتی ہے۔ برسات کے دنوں میں میلہ لگتا ہے اور خوب تفریح ہوتی ہے۔

آرہ: یہ شہر پٹنہ سے مغرب کی طرف ۵۰ کیلومیٹر کی دوری پر ہے۔ آرہ ایک قدیم شہر ہے اس کی شہرت بابو کنور سنگھ کی وجہ سے ہے۔ وہ قریب کے گاؤں جگدیش پور کے رہنے والے تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انہوں نے انگریزوں سے زبردست لوہا لیا تھا۔

منیر شریف: آرہ سے جب ہم سڑک کے راستے پٹنہ کی طرف آتے ہیں تو ایک قدیم تاریخی شہر منیر شریف ملتا ہے جو اب ایک قصبہ رہ گیا ہے۔ بختیار خلجی نے چھٹی صدی عیسوی میں اس شہر پر قبضہ کیا تھا۔ اس قصبہ میں حضرت مخدوم دولت ؒ کا مقبرہ ہے جو فن تعمیر کے لحاظ سے دیکھنے کے قابل ہے۔

ویشالی: پٹنہ سے قریب گنگا کے پار ایک چھوٹا سا شہر ہے حاجی پور، یہاں سے ۳۵ رکیلومیٹر دور کھدائی میں ایک قدیم شہر ویشالی کے آثار ملے ہیں۔ رامائن میں جس راجہ وشال کی کہانی بیان کی گئی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہے۔انہیں کے نام پر یہ شہر آباد ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح سے چھ سو برس قبل یہاں دنیا کی پہلی جمہوری حکومت قائم ہوئی تھی۔ ۵۷۰ قبل مسیح وردھمان مہاویر اسی شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ گوتم بدھ بھی اس شہر میں کئی بار آئے تھے اور ان کا آخری وعظ بھی ویشالی کے قریب کولہو نامی مقام پر ہوا تھا لہٰذا جین اور بودھ دونوں مذہب والوں کے لیے یہ شہر قابل احترام ہے۔ کھدائی میں مہاتما بدھ کی بہت ساری مورتیاں ملی ہیں۔ راجہ وشال کے قلعے کا ایک حصہ بھی ملا ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ کا کہنا ہے کہ یہ اسمبلی ہال تھا جس میں سات ہزار لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔

مظفر پور: شمالی بہار کا ایک بڑا تجارتی شہر ہے۔ نوابین اودھ کے وقت میں یہ علاقہ ترہت کے ایک جاگیردار مظفر جنگ کے ماتحت تھا۔ ان ہی کے نام پر یہ شہر آباد ہوا۔ اس سے مغرب کی جانب چمپارن کا ایک بڑا علاقہ ہے جو کبھی نیل کی کھیتی کے لیے مشہور تھا۔ اور جہاں سے مہاتما گاندھی نے تحریک شروع کی تھی۔

سیتا مڑھی: یہ ایک تجارتی شہر ہے۔ نیپال کی سرحد یہاں سے قریب ہے۔ اسی شہر کی زمین سے سیتا جی نکلی تھیں جو جنک پور کے راجہ کی بیٹی کہلائیں۔ ایودھیا کے راجہ دشرتھ کے بڑے بیٹے رام چندر جی کے ساتھ ان کی شادی ہوئی تھی۔

جنوب مشرق میں بھاگل پور، صاحب گنج اور راج محل نام کے قابل ذکر شہر ہیں۔ بھاگل پور اپنی ریشم کی صنعت کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے۔ یہاں کی انٹی کی چادریں بھی بہت مشہور ہیں۔ راج محل کے قریب قدیم زمانے کے وکرم شیلا کے آثار ملے ہیں۔

بچو! تم نے صوبہ بہار کی تقریباً سیر کر لی اب بتاؤ تمہیں یہ سیر کیسی لگی؟ تم نے اپنے بزرگوں کے کارنامے دیکھے ان کا وقت گزر چکا اب تمہارا وقت ہے۔ تم ان سے بھی بڑھ کر اپنے کارنامے دکھاؤ اور اپنے ملک کی شان بڑھاؤ۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مشق

پڑھیے اور سمجھے

ترائی	-	نشیبی علاقہ (پہاڑ کے نیچے کا علاقہ)
دست کاری	-	ہاتھ سے کئے جانے والے کام
قبل	-	پہلے
قدیم	-	بہت پرانا
حکمراں	-	راجا، بادشاہ
رہائش گاہ	-	رہنے کی جگہ، گھر
جنوب	-	دکھن
دارالسلطنت	-	راجدھانی
صوفی	-	بزرگ، اللہ والے
دیگر	-	دوسرا
زائرین	-	مذہبی مقامات کی زیارت کرنے والے
عہد	-	زمانہ
فرقہ	-	گروہ
آبشار	-	جھرنا
مقام	-	جگہ
مقبرہ	-	وہ عمارت جس میں کسی کی قبر موجود ہو
آثار	-	بچے ہوئے نشانات

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مشرق - پورب

ق م۔قبل مسیح - عیسیٰ مسیح کی پیدائش سے پہلے کا زمانہ قبل مسیح (ق م) کہلاتا ہے۔

غور کرنے کی باتیں:

آپ نے اس سبق میں پڑھا کہ صوبہ بہار کی اپنی خاص اہمیت ہے۔ یہ ہمارے ملک کا ایک بہت قدیم صوبہ ہے۔ یہاں کے تاریخی مقامات دیکھنے کے لیے دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی سیر کے لیے یہاں کی عمارات ،قدرتی مناظر اور یہاں کے پرانے شہر بہت کشش رکھتے ہیں۔

صحیح جملوں پر (✓) اور غلط جملوں پر غلط (✗) کا نشان لگایئے:

۱۔ بہار ہندستان کا بہت پرانا صوبہ ہے۔

۲۔ صوبہ بہار کا ایک حصہ اراولی پہاڑ کی ترائی سے ملتا ہے

۳۔ نیپال نام کا ایک شہر ہے۔

۴۔ یہاں جمنا ندی بہتی ہے۔

۵۔ پٹنہ، راجگیر ،بہارشریف ،نالندہ اور بتیا بہار کے تاریخی شہر ہیں۔

ذیل کے لفظوں سے جملے بنایئے:

قدیم گنگا مسجد جنوب مزار گول گھر سیاح نامی

مترادف الفاظ لکھیے:

دنیا مشہور ترقی عظیم لڑائی آبشار ہمیشہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مذکر اور مؤنث الفاظ کو الگ کیجیے:

علم دنیا جگہ مقام صوبہ سڑک آزادی زمانہ

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیے:

۱۔ سدھارتھ کہاں پیدا ہوئے تھے؟

۲۔ گنگا ندی کہاں بہتی ہے؟

۳۔ پٹنہ کا قدیم نام کیا تھا؟

۴۔ حضرت مخدوم شرف الدین یحیٰؒ منیری کا مزار کہاں ہے؟

۵۔ کیمور کی پہاڑیاں کہاں ہیں؟

آپ پچھلی جماعت میں ضمائر کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ نیچے دی گئی عبارت سے ضمیر غائب، ضمیر حاضر، ضمیر متکلم تلاش کر کے ان کی فہرست اپنی کاپی میں لکھیے۔

ہمارا بہار ہندستان کے چند ایسے صوبوں میں شمار ہوتا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پٹنہ میں شہزادہ پرویز کی بنوائی ہوئی قدیم تاریخی مسجد ہے۔ شہزادہ پرویز جہانگیر کا بیٹا تھا۔ وہ بہار کا گورنر تھا۔ اگر تم نے پٹنہ دیکھا ہے تو یہ مسجد ضرور دیکھی ہوگی۔ ہمیں اپنے صوبے بہار پر فخر ہے۔

خود کرنے کے لیے

☆ صوبہ بہار کے تاریخی مقامات کی تصویریں جمع کیجیے۔ بہار کا نقشہ حاصل کر کے ان میں دیکھیے کہ نالندہ، راجگیر اور چمپارن کہاں ہیں۔

☆ آپ نے بہار کے کون کون سے تاریخی مقامات کی سیر کی ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

(فن لینڈ کی کہانی)

حیرت انگیز ٹوپی

پیکا اپنے باپ کے ساتھ فن لینڈ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتا تھا۔ ان کی جھونپڑی میں دو گائیں تھیں۔ اور ان کے پاس تھوڑی سی زمین بھی تھی۔ ایک سال فصل خراب ہوگئی۔ ان کے ساتھ گائیں بھی بھوکوں مرنے لگیں تو انہوں نے سوچا ایک گائے بیچ کر دوسری گائے کے چارے کا انتظام کر دیا جائے۔

پیکا اس کے بعد اپنی بوڑھی گائے کو لے کر منڈی چلا۔ منڈی کے نزدیک اُسے دو شریر لڑکے ملے جنہوں نے اُسے سیدھا سادہ سمجھ کر اُس کی گائے حاصل کرنے کی کوشش کی اور چلائے ''اے! تم یہ مریل بکری کہاں لے جا رہے ہو؟ اے! تم اس بکری کے کیا دام لوگے؟''

پیکا نے لاکھ کہا ''ارے بھائی یہ بکری نہیں گائے ہے'' مگر ہر بار انہوں نے جواب دیا ''ہر ایک تو اسے بکری کہہ رہا ہے ہم کیسے پھر اسے گائے مان لیں۔'' پیکا کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ آخر کار شریر لڑکے اسے بکری کی قیمت دے کر گائے لے کر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد پیکا نے سوچا ''اچھا یہ مجھے بیوقوف بنا کر بکری کے بھاؤ گائے لے گئے تاکہ منڈی میں اسے بیچ کر زیادہ روپے کمائیں۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ وہ کیا کرتے ہیں پیکا نے ان کا پیچھا کیا۔

اس نے منڈی میں چھپ کر دیکھا دونوں نے بہت اچھے داموں میں گائے بیچ دی۔

اُسے بہت غصہ آیا اور اُس نے فیصلہ کیا کہ اپنا سارا روپیہ ان سے وصول کر کے رہے گا۔

پیکا ایک ہوٹل میں پہنچا اور ہوٹل والے سے کہا میں اپنے دو دوستوں کے ساتھ کھانا کھاؤں گا کھانے کے پیسے یہ پیشگی لے لو۔ لیکن جب میں کھانا کھا کر چلنے لگوں اور اپنی ٹوپی اتار کر پوچھوں ''کیا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کھانے کے دام ادا ہو گئے؟ تو تم جواب دینا ''جی ہاں'' ہوٹل والے نے جواب دیا ''بھلا مجھے پیسے مل گئے ہیں تو میں ہاں کیوں نہیں کہوں گا۔'' اس کے بعد وہ ایک چائے خانے میں گیا اور تین آدمیوں کے پیسے جمع کرا کے یہی کہا۔ اس نے بھی یہی جواب دیا۔ پھر وہ ایک مٹھائی کی دکان پر گیا اور یہی کہہ کر پیسے جمع کرائے۔ اس نے بھی یہی جواب دیا۔ اس کے بعد وہ دوڑتا ہوا ان دونوں لڑکوں کے پاس پہنچا اور بولا'' آپ نے مجھے بکری کے بہت اچھے

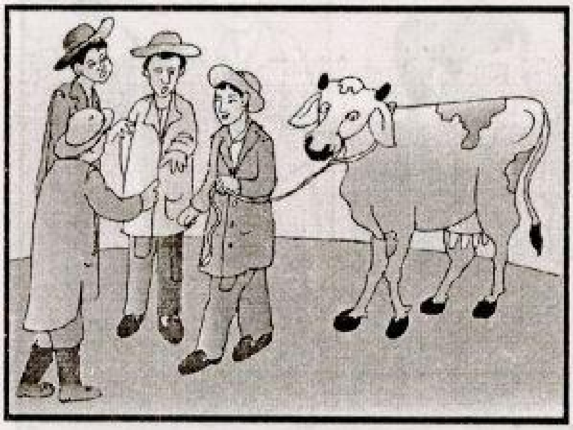

پیسے دئے تھے۔ اس لئے آپ میرے ساتھ چلئے میں آپ کی کچھ خاطر کرنا چاہتا ہوں''۔ دونوں اسے بیوقوف سمجھ کر اس کے ساتھ چل دیئے۔ تینوں مٹھائی کی دکان پر پہنچے دونوں نے خوب مٹھائیاں کھائیں۔ باہر نکلتے وقت پیکا نے سر سے ٹوپی اتار کر اسٹال والے سے پوچھا'' کیا ہم نے جو کچھ کھایا اس کے دام ادا کر دئے۔ اسٹال والے نے کہا'' جی ہاں۔'' وہ دکان کے باہر آ گئے۔ دونوں لڑکوں کو بڑی حیرت ہوئی۔ پیکا نے کہا آیئے اب کچھ ناشتہ کیا جائے۔ وہ ایک ہوٹل میں چلے گئے اور خوب ناشتہ کیا۔ باہر نکلتے وقت پیکا نے ٹوپی اتار کر پوچھا'' کیا میں نے جو کچھ کھایا اس کے دام ادا کر دئے گئے؟'' ہوٹل والے نے جواب دیا'' جی ہاں۔'' جب وہ باہر نکلے تو دونوں لڑکوں سے نہ رہا گیا انہوں نے پوچھا۔

'' آخر یہ کیا جادو ہے کہ تم بغیر پیسے دیے جہاں جتنا چاہتے ہو کھا لیتے ہو؟ پیکا نے اپنی ٹوپی انہیں دکھاتے ہوئے کہا'' یہ سب اس جادو کی ٹوپی کا کمال ہے۔ مجھے ایک بالشتیے نے دی ہے۔ جب بھی میں کہیں بھی کوئی بھی چیز خریدنے کے بعد ٹوپی اتار کر دکاندار سے پوچھوں گا کہ کیا تمہارے دام مل گئے؟ تو وہ ہمیشہ یہی جواب دے گا۔'' انہوں نے پوچھا یہ ٹوپی تم کتنے میں بیچو گے؟'' پیکا نے کہا میں تو

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اس سے اپنا پیٹ پالتا ہوں۔ میں بھلا اسے کیسے بیچ سکتا ہوں'' دونوں نے بے تابی سے کہا'' ہم اپنا سارا روپیہ پیسہ تمہیں دے دیں گے۔'' پیکا نے سنی ان سنی کر دی۔ اور وہ انہیں لے کر ہوٹل

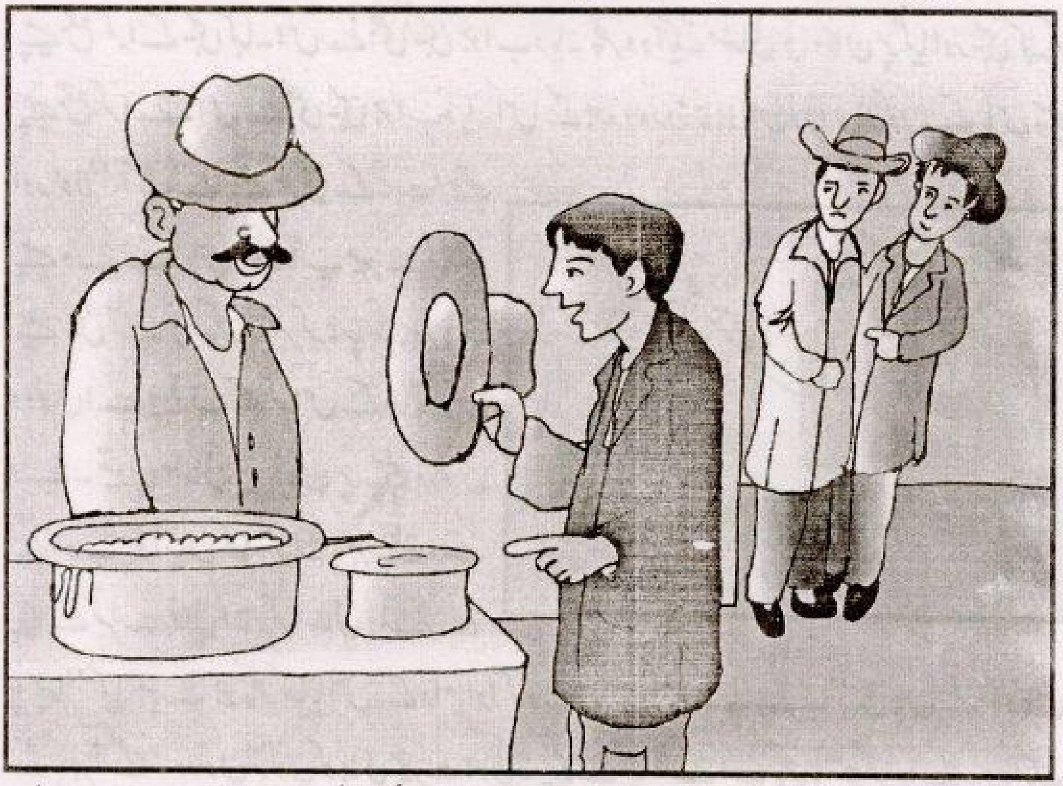

میں چلا گیا۔ جہاں خوب پیٹ بھر کے سب نے دعوت اڑائی۔ نکلتے وقت پیکا نے ٹوپی اتار کر پوچھا'' کیا کھانے کے دام ادا ہو گئے۔'' دکان دار نے کہا'' جی ہاں۔'' اور ہوٹل سے نکل آئے۔ اب تو دونوں لڑکے پیکا کے ہاتھ پیر جوڑنے لگے۔ انہوں نے ٹوپی کے بدلے اپنا سارا روپیہ، گھڑیاں، سونے کے بٹن، تمام اچھے کپڑے اور اپنی دونوں ٹوپیاں پیکا کو دے دیں۔ جنہیں لے کر پیکا فوراً وہاں سے غائب ہوا اور ہنستا ہوا اپنے گھر لدا پھدا پہنچ گیا۔

پیکا کے جانے کے بعد دونوں بدمعاش لڑکوں نے جادو کی ٹوپی ملنے کی خوشی میں کھانے پینے کا فیصلہ کیا۔ اور ایک ہوٹل میں جا کر خوب کھایا پیا۔ باہر نکل کر ایک لڑکے نے پیکا کی ٹوپی اپنے سر سے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اتارتے ہوئے ہوٹل کے مالک سے پوچھا'' کیا جو کچھ میں نے کھایا اس کے دام ادا کردئے گئے ؟'' ہوٹل کے مالک نے آنکھیں نکال کر کہا۔'' بالکل نہیں!''

یہ سن کر دوسرے لڑکے نے گھبرا کر جلدی سے ٹوپی پہلے لڑکے سے لے لی اور بہت احتیاط سے دوبارہ پھر اس کو اپنے سر سے اتار کر ہوٹل مالک کے سامنے کرتے ہوئے زور سے پوچھا۔

'' جناب عالی! کیا جو کچھ ہم نے کھایا ہے اس کے دام آپ کو مل گئے؟''

دوبارہ یہی بات سننے کے بعد ہوٹل کے مالک کا پارہ چڑھ گیا۔ اس نے ٹوپی چھین کر پھاڑ ڈالی اور ڈنڈا اٹھا کر مارتے مارتے دونوں کا بھرکس نکال دیا۔ اتنا ہی نہیں اس کے بعد ان کے کپڑے بھی اتار کر ٹھوکریں مار مار کر انہیں ہوٹل سے نکال دیا۔ (ماخوذ)

-☆-

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ		معنی
شریر	-	بدمعاش، شرارتی
مریل	-	بہت کمزور
پیشگی قیمت	-	کسی چیز کا دام پہلے ہی ادا کر دینا
بالشتیے	-	بونا آدمی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

پارہ چڑھ جانا	-	بہت غصہ آنا
منڈی	-	بازار
بیوقوف	-	بدھو، بے عقل
حیرت	-	حیرانی، تعجب
عالی	-	بڑا۔ مرتبے والا
بھرکس نکالنا	-	مار کر حلیہ بگاڑ دینا

غور کرنے کی باتیں:

اس کہانی کو آپ نے غور سے پڑھا۔ یہ فن لینڈ کی کہانی ہے۔ اس میں جیسی کرنی ویسی بھرنی والا محاورہ سچ ثابت ہوا ہے۔ یعنی کسی آدمی کا نقصان کرنا یا اُسے دھوکہ دینا اچھی بات نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کو ایک دن خود دھوکہ کھانا پڑتا ہے۔ اس کہانی میں جس طرح شریر لڑکوں کو سزا ملی اسے یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور ایسی بری عادتوں سے بچنا چاہیے۔

سوچیے اور بتایئے:

۱۔ حیرت انگیز ٹوپی کس ملک کی کہانی ہے؟

۲۔ پیکا کون تھا؟

۳۔ شریر لڑکے پیکا سے کیا بولے؟

ان لفظوں سے جملے بنایئے:

جادو حیرت دعوت ٹوپی پیٹ ناشتہ

ان سوالوں کے جواب دیجیے:

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

۱۔ پیکا منڈی کیوں جارہا تھا؟

۲۔ پیکا کیسے بے وقوف بنا؟

۳۔ شریر لڑکوں کو پیکا نے کس طرح سبق سکھایا؟

۴۔ ہوٹل کے مالک نے شریر لڑکوں سے کیا سلوک کیا؟

نیچے لکھے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

آنکھیں نکالنا۔

سُنی ان سُنی کرنا۔

پارہ چڑھنا۔

بھرکس نکالنا۔

خالی جگہوں کو دیئے ہوئے الفاظ سے بھریئے:

۱۔ پیکا فن لینڈ کے ایک چھوٹے سے .... میں رہتا تھا (گاؤں رشہر)

۲۔ وہ گائے کو لے کر .... کی طرف چلا (منڈی ردُکان)

۳۔ میں آپ کی کچھ خاطر .... چاہتا ہوں (کرنا ردیکھنا)

۴۔ آیئے ناشتہ .... جائے (کیا رکھایا)

خود کرنے کے لیے

یہ کہانی اپنے گھر میں چھوٹے بھائی بہنوں کو سنایئے۔ اور ایسی ہی کوئی دوسری کہانی تلاش کیجیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہمارا وطن

یہ ہندوستاں ہے ہمارا وطن
محبت کی آنکھوں کا تارا وطن
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

وہ اِس کے درختوں کی تیاریاں
وہ پھل پھول پودے وہ پھلواریاں
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

ہوا میں درختوں کا وہ جھومنا
وہ پتوں کا پھولوں کا منھ چومنا
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

وہ ساون میں کالی گھٹا کی بہار
وہ برسات کی ہلکی ہلکی پھوار

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

وہ باغوں میں کوئل وہ جنگل میں مور
وہ گنگا کی لہریں، وہ جمنا کا زور
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

اسی سے ہے اس زندگی کی بہار
وطن کی محبت ہو یاماں کا پیار
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

پنڈت برج نارائن چکبست

مشق

غور کرنے کی باتیں:

یہ نظم اُردو کے مشہور شاعر پنڈت برج نارائن چکبست لکھنوی کی ہے۔

اِس نظم میں ہمارا وطن کے عنوان سے وطن کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

اِس نظم میں ہمارے ملک کے پھلوں، پھولوں، درختوں، موسموں، پرندوں اور بہت ساری خوبیوں کو مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔

وطن کی محبت اور ماں کے پیار کی یکساں اہمیت ہے۔ شاعر نے بتایا ہے کہ انہیں دونوں سے زندگی میں بہار آتی ہے۔ یعنی نظم میں وطن کی محبت اور وطن دوستی کے جذبے کو اُبھارا گیا ہے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

سوچئے اور بتایئے:

۱۔ شاعر نے نظم میں کن کن موسموں کا ذکر کیا ہے؟

۲۔ ''زندگی کی بہار'' کس کو کہا گیا ہے؟

۳۔ ''محبت کی آنکھوں کا تارا وطن'' اس مصرعے سے کیا مراد ہے؟

۴۔ اس نظم میں ہمارے وطن کی کیا کیا خوبیاں بیان کی گئی ہیں؟

درج ذیل عبارت میں چند الفاظ کے غلط اِملے دیئے گئے ہیں۔ ان الفاظ کی نشان دہی کر کے املا درست کیجیے اور درست املا کے ساتھ عبارت کو اپنی کاپیوں میں لکھیے:

''انسان کی جندگی میں دو چیزیں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ ایک ماں کی مہبت اور دوسری وتن کی مہبّت۔ ہندستان حمارا وتن ہے۔ ہمیں اس کے موصموں سے، اس کی جمین سے، اس کی ہوا سے مہبّت ہے۔ برشات کے موصم میں باگوں کی حریالی ہمارے دل کو لبھاتی ہے اور دل کو ٹھنڈک دیتی ہے۔

نیچے لکھے ہوئے مصرعوں کو مکمل کیجیے:

۱۔ وہ ساون میں کالی..................

۲۔ وہ برسات کی ہلکی..................

۳۔ ہوا میں درختوں کا..................

۴۔ وہ پتوں کا پھولوں کا..................

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنایئے:

پھلواری لہریں باغ گھٹائیں بہار پودا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

پھوار تیاریاں آنکھ جنگل پتے

کالم ''الف'' کے مصرعوں کو کالم ''ب'' کے صحیح مصرعوں سے ملا کر شعر مکمل کیجیے:

''الف''	''ب''
ا۔ یہ ہندوستاں ہے ہمارا وطن	وہ پتوں کا پھولوں کا منھ چومنا
۲۔ ہوا میں درختوں کا وہ جھومنا	محبت کی آنکھوں کا تارا وطن
۳۔ وہ ساون میں کالی گھٹا کی بہار	وطن کی محبت ہو یا ماں کا پیار
۴۔ اسی سے ہے اس زندگی کی بہار	وہ برسات کی ہلکی ہلکی پھوار

خود کرنے کے لیے

اس نظم کو زبانی یاد کیجیے اور اپنے وطن کا نقشہ بنا کر اپنے اسکریپ بک میں سجائیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ چشتیہ سلسلے کے کامل درویش تھے۔ آپ کے والد سیّد کمال الدینؒ بغداد کے گاؤں ''اوش'' کے رہنے والے تھے۔ ان کی والدہ بڑی نیک خاتون تھیں۔ دن رات عبادت میں مشغول رہتیں۔ جب کبھی قرآن شریف کی تلاوت فرماتیں تو خواجہ بختیار کاکیؒ کو اپنے قریب بٹھالیتیں۔

وہ ابھی ڈھائی سال کے ہی تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہوگیا۔ والدہ نے اپنی خاص نگرانی میں اُن کی تربیت کی۔ جب وہ چار سال کے ہوئے تو والدہ نے پڑھنے کے لئے اُن کو خواجہ معین الدین چشتیؒ کے پاس بھیج دیا، جو اُن دنوں اوش میں ہی ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اُن کو درس دینا شروع کیا تو غیب سے ایک آواز آئی، ''اے خواجہ! کچھ دیر ٹھہر جاؤ، قاضی حمید الدین ناگوریؒ آتے ہیں، وہی بختیار کاکی کو پڑھائیں گے۔''

خدا کے حکم سے کچھ ہی دیر بعد وہاں قاضی حمید الدین ناگوریؒ تشریف لائے۔ بختیار کاکیؒ سے پوچھا کیا پڑھو گے؟ اس پر بختیار کاکیؒ نے قرآن شریف کی ایک آیت پڑھ کر سنائی۔ وہ بختیار کاکیؒ کی زبان سے قرآن شریف کی آیت سن کر حیران رہ گئے کہ چار برس کا یہ بچہ چھوٹی سی عمر میں اس طرح کی آیت پڑھ سکتا ہے۔ لہٰذا استاد نے پوچھا، ''تم نے قرآن شریف کس سے پڑھا؟''، آپ نے کہا میری والدہ کو آدھا قرآن شریف یاد ہے۔ انہیں سے سنتے سنتے مجھے بھی یاد ہوگیا۔ یہ جاننے کے بعد قاضی حمید الدین ناگوریؒ نے انہیں بہت جلد باقی قرآن شریف بھی حفظ کرادیا۔

جب قطبؒ صاحب کی عمر پانچ سال کی ہوئی تو والدہ نے ملازم کے ساتھ انہیں محلّے کے مکتب

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

میں بھیجا۔ مکتب جاتے ہوئے راستے میں ایک بزرگ ملے۔ انہوں نے نوکر سے پوچھا، ''اس بچے کو کہاں لیے جا رہے ہو؟'' نوکر نے کہا کہ محلے کے استاد کے پاس لے جا رہا ہوں۔ تب بزرگ نے کہا کہ بچے کو مدرسہ لے جانے کے بجائے مولانا ابوحفصؒ کے پاس لے جاؤ۔ وہی اس بچے کو درس دیں گے اور مولانا کو تاکید فرمائی کہ پوری توجہ سے انہیں پڑھایئے، ان سے بڑے بڑے کام لینے ہیں۔ جب وہ بزرگ چلے گئے تو مولانا نے اُس شخص سے فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے یہ کون بزرگ تھے؟ یہ حضرت خضرؑ تھے۔ جو خدا کی طرف سے اس خدمت پر مامور کیے گئے تھے۔ یہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو صحیح راستہ دکھلاتے ہیں۔

تعلیم مکمل ہونے تک بختیار کاکیؒ اپنے گاؤں میں ہی رہے۔ جب وہ سن بلوغ کو پہنچ گئے تو وہ تلاش حق کے لیے گھر سے باہر نکلے۔ ان ہی ایام میں قطب صاحب کو معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اصفہان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ نے وہاں پہنچ کر ان کی خدمت میں حاضری دی اور بختیار کاکیؒ ان کے مرید ہو گئے۔ وہ اپنے مرشد خواجہ معین الدین چشتیؒ کے ساتھ مکہ معظّمہ پہنچے اور وہاں سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔

اسی سفر میں ان کی ملاقات ایک اور بزرگ سے ہوئی، انہوں نے بختیار کاکیؒ کو نصیحت کی، ''دنیا کی چیزوں کی خواہش نہ کرنا، مال و دولت جمع نہ کرنا، جو کچھ ملے، اسے خدا کی راہ میں خرچ کر دینا اور اللہ کی عبادت کے سوا دوسرے فضول کاموں میں وقت نہ گنوانا''۔ مدینہ منورہ سے واپسی کے بعد وہ اپنے مرشد کے ساتھ بغداد میں رہ کر عبادت کے علاوہ عوام کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرنے لگے۔

بچپن ہی سے آپ نیک سیرت اور پاک دل انسان تھے۔ آپ کے دل میں اللہ کی سچی محبت تھی۔ آپ کثرت سے نماز اور دوسری عبادتوں میں بھی مشغول رہتے۔ زیادہ وقت اللہ کی یاد میں بسر کرتے، جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اللہ کی محبت نے آپ کو دنیا اور دنیا کے مال و متاع سے بالکل

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

بے نیاز کر دیا۔ آپ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ، مختصر کھانا کھاتے ، بس اس قدر جس سے جسم و جاں کا رشتہ باقی رہ سکے۔ اِس سے زیادہ کھانا آپ پسند نہ فرماتے۔

بادشاہِ وقت اور شہر کے لوگ ہمیشہ آپ کی خدمت میں بڑے بڑے نذرانے پیش کرتے ، مگر آپ ان سب کو غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیتے۔ دہلی میں قیام کے دوران ہمیشہ خدا کی یاد میں محو رہتے اور کسی سے نذرانہ وغیرہ بھی قبول نہیں فرماتے تھے۔ اہل و عیال نہایت تنگی میں دن گزارتے تھے۔ جب کبھی گھر میں کچھ نہ ہوتا تو آپ کی اہلیہ ، پڑوس میں رہنے والے بقال کی بیوی سے قرض لے کر کام چلاتی تھیں۔ پیسہ آنے پر اُس کا قرض ادا کر دیتی تھیں۔ روایت ہے کہ ایک روز بقال کی بیوی نے طعنہ دیا کہ اگر میں تمہیں قرض نہ دوں تو تمہارے بال بچوں کا پیٹ کیسے بھرے گا؟ اُس کی اِس بات سے حضرت کو سخت تکلیف پہنچی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ کسی سے قرض مت لینا۔ اگر ضرورت پیش آئے تو طاق میں سے ''کاک'' (روٹیاں) لے لیا کرو۔ اس کے بعد سے ان کی اہلیہ ضرورت پڑنے پر طاق سے گرم گرم روٹیاں لے لیا کرتیں۔ اِسی سبب سے خواجہ قطب الدین ''بختیار کاکی'' کہلانے لگے۔

حضرت بختیار کاکیؒ کو جب اپنے مرشد خواجہ اجمیریؒ کے ہندوستان پہنچنے کی اطلاع ملی تو یہ بھی ہندستان کے لیے روانہ ہو گئے۔ کچھ دن ملتان میں رہنے کے بعد پھر دہلی آ گئے۔ بادشاہ شمس الدین التمش ان کی بہت عزت کرتا تھا۔ اُسے جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت بختیار کاکیؒ دہلی تشریف لا رہے ہیں تو وہ شہر سے باہر جا کر ان سے خود ملا اور بڑی عزت و محبت سے پیش آیا۔ بادشاہ بختیار کاکیؒ کے پاس ہفتے میں دو بار حاضری دیتا۔ عوام و خواص سب آپ سے عقیدت رکھتے۔ آپ کے دربار میں سب کو یکساں مقام حاصل تھا۔ اور سبھی لوگ آپ کے گرویدہ تھے۔

دہلی پہنچنے کے بعد آپ نے اپنے مرشد خواجہ اجمیریؒ کو خط لکھا اور اجمیر آنے کی اجازت چاہی۔ لیکن مرشد نے انہیں دہلی ہی میں ٹھہرنے کا مشورہ دیا تا کہ وہ وہاں لوگوں کی خدمت کر سکیں۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ایک دفعہ حضرت خواجہ اجمیریؒ کسی وجہ سے دہلی تشریف لائے تو انہوں نے بختیار کاکیؒ کو اپنے ہمراہ لے جانا چاہا۔ یہ خبر سنتے ہی پورے شہر کے لوگ اور بادشاہ بھی حضرت خواجہ اجمیریؒ کے پاس آئے اور ان سے گزارش کی کہ حضرت بختیار کاکیؒ کو اجمیر نہ لے جائیں۔ حضرت خواجہ اجمیریؒ نے لوگوں کی جب یہ حالت دیکھی تو فرمایا ''بابا قطب! تم دہلی ہی میں رہو، تمہارے دہلی چھوڑنے سے یہ سب لوگ رنجیدہ ہو جائیں گے اور میں نہیں چاہتا کہ تم اُن کے دلوں کو دُکھاؤ۔''

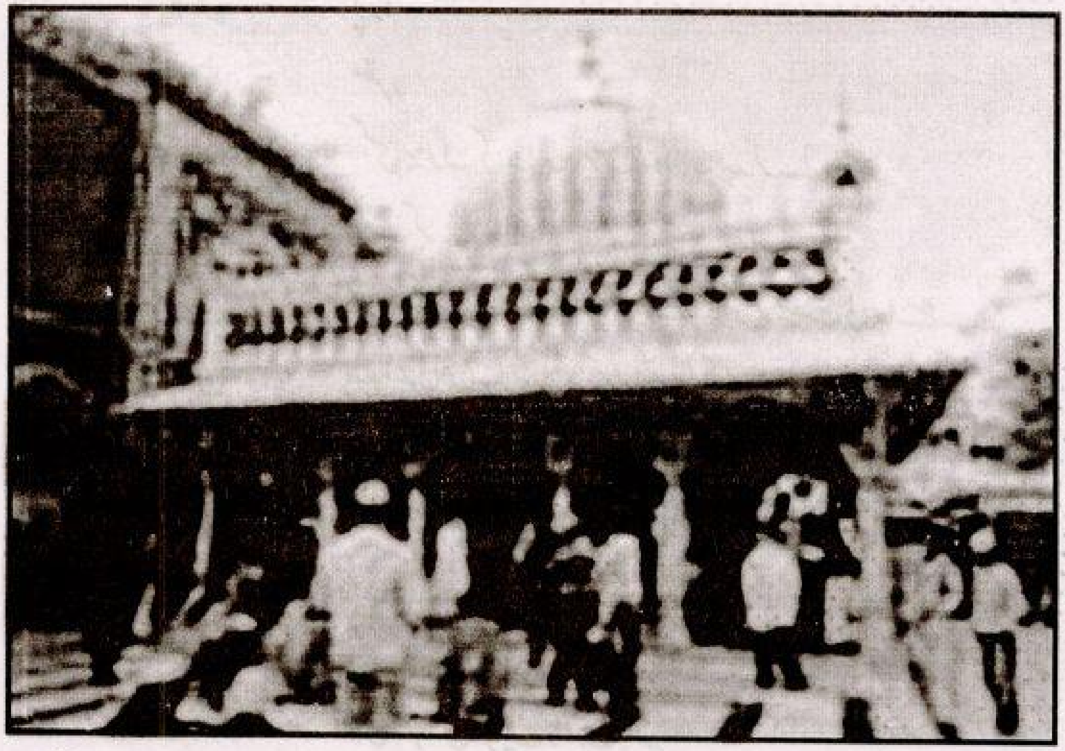

آپ کی وفات ۱۲۳۷ء میں ہوئی۔ آپ کا مزار ''مہرولی'' دہلی میں ہے جہاں دن رات لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ اور آپ کی بزرگی کا فیض جاری ہے۔

(ماخوذ)

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مشق

پڑھیے اور سمجھے

لفظ		معنی
کامل	-	پورا
مامور	-	مقرر
مُرید	-	کسی بزرگ کی ہدایت پر چلنے والا۔عہد کرنے والا، بیعت کرنے والا
مُرشد	-	پیر۔ ہدایت کرنے والا۔ جس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے۔
نذرانے	-	نذرانہ کی جمع ۔احترام کے ساتھ کسی کو دیا جانے والا تحفہ یا رقم
محو ہونا	-	گم ہونا، کچھ خبر نہ ہونا
درویش	-	فقیر، بزرگ، خدا سے قریب
اہلیہ	-	بیوی
بقال	-	بنیا، پرچون فروش
آیت	-	نشانی، قرآن شریف کا ایک جملہ
طعنہ	-	طنز کرنا
کاک	-	روغنی ٹکیہ / بسکٹ
طاق	-	محراب، سامان رکھنے کے لئے دیوار میں بنی ہوئی وہ جگہ جہاں چراغ یا چھوٹا موٹا سامان رکھا جاتا ہے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

حفظ کرنا – زبانی یاد کرنا

عقیدت – یقین، گہرا دلی لگاؤ

سرشار – بے خود، مست

غلبہ – چھا جانا

فیض – فائدہ۔ نفع

سوچئے اور بتایئے:

۱۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا تعلق کس سلسلے سے تھا؟

۲۔ خواجہ قطب الدین کاکیؒ کی تربیت کس کی نگرانی میں ہوئی؟

۳۔ قاضی حمید الدین ناگوریؒ، خواجہ بختیار کاکیؒ کی کس بات پر حیران ہوئے؟

۴۔ خواجہ قطب الدین بختیارؒ کو ''کاکی'' کیوں کہا جاتا ہے؟

۵۔ حضرت بختیار کاکیؒ کس بادشاہ کے زمانے میں ہندستان تشریف لائے؟

۶۔ بختیار کاکی کا مزار دہلی میں کہاں واقع ہے؟

مندرجہ ذیل عبارت سے واحد و جمع تلاش کیجیے:

''کسی شہر میں ایک بزرگ رہتے تھے۔ وہ ہمیشہ عبادتوں میں مشغول رہتے تھے اور لوگوں کو خدا کی راہ پر چلنے اور دوسرے انسانوں سے ہمدردی کرنے کی ہدایت دیتے تھے۔ اکثر لوگ ان کے پاس، نذرانے لے کر آتے مگر وہ کسی کا نذرانہ قبول نہ فرماتے۔ اس شہر میں ایک خاتون بھی رہتی تھیں ان کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا مکتب میں جا کر تعلیم حاصل کرے۔ ایک دن وہ بچّے کو لے کر بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس وقت ان کے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

سامنے مریدوں کی محفل جمی ہوئی تھی۔ان میں سے ایک مرید شعر کہتے تھے۔''

پچھلے اسباق میں آپ مرکب الفاظ پڑھ چکے ہیں۔اس سبق میں بھی چند مرکب الفاظ استعمال ہوئے ہیں جیسے مال و دولت، جسم و جاں، عزت و محبت وغیرہ۔ اپنے استاد کی مدد سے ایسے مرکب الفاظ تلاش کر کے لکھیے جن کو جوڑنے کے لیے 'و' استعمال ہوتا ہے۔

اِن لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

درویش -

نگرانی -

حفظ -

مامور -

نصیحت -

خوشبو -

صحیح جملے پر صحیح (✓) اور غلط جملے پر غلط (✗) کا نشان لگائیے:

۱۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتیہ خاندان کے کامل درویش تھے۔

۲۔ ان کی بزرگی کی شہرت صرف بغداد میں تھی۔

۳۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اصفہان تشریف نہیں لے گئے۔

۴۔ بچپن ہی سے آپ نیک سیرت اور پاک دل انسان تھے۔

۵۔ پورے شہر کے لوگ اور خود بادشاہ بھی حضرت خواجہ اجمیری کے پاس آئے اور ان سے گزارش کی کہ حضرت بختیار کاکی کو اجمیر لے جائیں۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

غور کرنے کی بات:

ہندوستان میں باہر سے کئی اللہ والے تشریف لائے۔ خواجہ بختیار کاکی بھی انہیں میں سے ایک ہیں۔ ان بزرگوں نے ملک میں بڑے بڑے کام کئے۔ خاص طور پر غریبوں اور محتاجوں کی خدمت کے لئے خانقاہیں بنائیں۔ اور خدا کے بندوں کو پیار ومحبت کا سبق پڑھایا۔ ان کی خانقاہیں ہر مذہب و ملّت کے لوگوں کے لیے ہمیشہ کھلی رہتی تھیں۔ عام انسانوں میں محبت اور اتحاد پیدا کرنا ان کا اصل کام تھا۔ خواجہ بختیار کاکی کے ذریعے بہت سے ایسے حیرت انگیز واقعات ظاہر ہوئے جو انسان کی عقل میں نہیں آتے۔ ایسے واقعات کو جو انسان کی عقل میں نہ آتے ہوں کرامت کہتے ہیں۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے بہت سی کرامتیں ظاہر ہوئیں۔ طاق سے ملنے والی روٹیوں کا قصہ بھی خواجہ صاحب کی ایک کرامت ہے۔

خود کرنے کے لیے

ا۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی زندگی سے متعلق کسی واقعہ کو اپنی زبان میں لکھیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

غزل

سبق ایسا پڑھا دیا تُو نے
دل سے سب کچھ بھلا دیا تُو نے

بے طلب جو مِلا مِلا مجھ کو
بے غرض جو دِیا دِیا تُو نے

نارِ نمرود کو کیا گُل زار
دوست کو یوں بچا دیا تُو نے

جس قدر میں نے تجھ سے خواہش کی
اس سے مجھ کو سِوا دیا تُو نے

مٹ گئے دل سے نقشِ باطل سب
نقشہ اپنا جما دیا تُو نے

داغؔ کو کون دینے والا تھا
جو دیا اے خدا دیا تُو نے

داغؔ دہلوی

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مشق

معنی یاد کیجیے:

لفظ		معنی
بے طلب	-	بغیر مانگے
نار	-	آگ
گلزار	-	باغ
نمرود	-	ایک بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا
سِوا	-	زیادہ
باطل	-	ناحق۔ جھوٹ
نقش	-	تصویر

غور کرنے کی باتیں:

نواب مرزا داغؔ دہلوی اردو کے ایک بڑے غزل گو شاعر ہیں۔ انہوں نے آسان زبان میں غزلیں کہی ہیں۔ ایسی ہی ایک غزل آپ نے پڑھی۔ اس میں شاعر نے خدائے تعالیٰ کی تعریف اور اس کی نعمتوں کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ جو کچھ بھی ہمیں ملا ہے وہ سب خدائے تعالیٰ کا ہی دیا ہوا ہے۔

سوچیے اور جواب دیجیے:

۱۔ ہر شعر میں ''تونے'' ردیف لائی گئی ہے، تونے سے کس کی طرف اشارہ ہے؟

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

۲۔ شاعر کو کس نے اس کی خواہش سے سوا دیا؟

۳۔ نمرود کی آگ کو کس نے گلزار بنا دیا؟

۴۔ ''دوست کو یوں بچا دیا تونے'' اس میں دوست سے کون مراد ہے؟

مصرعوں کو صحیح ترتیب سے لکھیے:

بے طلب جو ملا ملا مجھ کو	اس سے مجھ کو سوا دیا تو نے
جس قدر میں نے تجھ سے خواہش کی	بے غرض جو دیا دیا تو نے
مٹ گئے دل سے نقش باطل سب	جو دیا اے خدا دیا تو نے
داغ کو کون دینے والا تھا	نقشہ اپنا جما دیا تو نے

صحیح مصرعوں پر (✓) اور غلط مصرعوں پر (✗) کا نشان لگایئے:

۱۔ سبق ایسا پڑھا دیا تو نے ( )

۲۔ جو دیا بے غرض دیا تو نے ( )

۳۔ یوں، بچا دیا دوست کو تو نے ( )

۴۔ کون تھا دینے والا داغ کو ( )

۵۔ جو دیا اے خدا دیا تو نے ( )

ان لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

دل سبق نقش خواہش خدا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

''نارِ نمرود'' کو کیا گلزار

دوست کو یوں بچا دیا تُو نے

مندرجہ بالا شعر میں کس واقعے کی جانب اشارہ ہے؟ استاد کی مدد سے واقعے کی تفصیل اپنی کاپیوں میں لکھیے۔

جواب لکھیے:

(۱) بے طلب جو ملا ملا مجھ کو

بے غرض جو دیا، دیا تو نے

اس شعر میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

(۲) آخری شعر میں شاعر نے خدا سے کیا کہا ہے؟

درج ذیل الفاظ میں مذکر اور مؤنث الفاظ الگ کیجیے:

سبق دل آگ پھول خواہش نقشہ دوست

خود کرنے کے لیے

اس غزل کو یاد کیجیے اور ترنم سے اپنے دوستوں کو سنایئے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مجاہد آزادی - شہید اشفاق اللہ خاں

بچو! آج کا دن بہت اہم ہے۔ آپ جانتے ہیں کیوں؟ جی ہاں۔ آپ نے ٹھیک جانا۔ سچ کہا آپ نے، آج کے دن کی یہ اہمیت اس لئے ہے کہ آج پندرہ اگست ہے جس کا جشن ہم سارے ہندوستانی ہر سال پندرہ اگست کو پورے جوش وخروش کے ساتھ مناتے ہیں کیونکہ اسی تاریخ نے ہندوستانیوں کو آزادی کی خوشخبری سنائی تھی۔ جس کے لئے بے شمار وطن پرستوں نے ان گنت مصیبتیں، اذیتیں اور پریشانیاں جھیلی تھیں۔ پے درپے زخموں کو برداشت کیا تھا۔ موت کی آندھیوں سے ٹکراتے ہوئے ہنستے ہنستے شہید ہوگئے تھے۔ کتنی ماؤں کی گودیں سونی ہوئیں۔ کتنی بہنوں کے دل زخموں سے چور ہوگئے۔ کتنے بھائیوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کردئے گئے۔ کتنی سہاگنوں کی مانگیں اجڑ گئیں اور کتنے معصوموں کے سروں سے سایۂ عاطفت اٹھ گیا۔ لیکن جدوجہد آزادی کی تحریک متاثر نہ ہوسکی۔ انجام کار شہیدوں کا خون رنگ لایا۔ ''سرفروشی کی تمنا'' کے آگے ''بازوئے قاتل کا زور'' ٹھہر نہ سکا اور بے لوث قربانیوں کے طویل سفر کا نتیجہ پندرہ اگست ۱۹۴۷ء کو وطن عزیز کی آزادی کی شکل میں ظاہر ہوا۔

لیکن پیارے بچو! پندرہ اگست ۱۹۴۷ء کو حاصل ہوئی ملک کی آزادی کے ذکر کے ساتھ شمع وطن کے لاتعداد پروانوں میں شامل ایک عظیم پروانے کے اُن قابل احترام جذبات کا ذکر کرنا بھی ضروری

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہے جو ان کے دو اہم خطوط میں درج ہیں۔ایک خط وہ ہے جو ایک پیغام کی شکل برادران وطن کے نام میں ہے۔جس کا ذکر اگلے سطروں میں ہوگا۔

گاندھی جی، پنڈت جواہر لعل نہرو، ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر، شوکت علی، نیتا جی سبھاش چندر بوس، ڈاکٹر راجندر پرساد، ڈاکٹر انصاری، ڈاکٹر ذاکر حسین، سردار پٹیل، بال گنگادھر تلک، بھگت سنگھ، رام پرساد بسمل، حسرت موہانی، اشفاق اللہ خاں وغیرہ جیسے، وطن پر جان چھڑکنے والے مجاہدین کی ایک لمبی فہرست ہے جن کے سرفروشانہ کارناموں کی تفصیل فرداً فرداً پیش نہیں کی جاسکتی۔ان ہی جاں نثاروں میں ایک نام اشفاق اللہ خاں کا بھی ہے جو بہت ہی اہم ہے۔

آج سے قریب قریب ۱۰۸ سال پہلے یکم اکتوبر ۱۹۰۰ء کو شاہجہاں پور (اتر پردیش) کے محلّہ ایمن زئی میں جناب شفیق اللہ خاں کے گلشن میں ایک پھول کھلا جس کا نام اشفاق اللہ خاں رکھا گیا۔ اشفاق اللہ خاں کی والدہ کا نام مظہر النساء تھا۔تین بھائی محمد صفی اللہ خاں، محمد ریاست اللہ خاں اور محمد شہنشاہ خاں تھے اور بہن پری وش بانو۔

وہ بھائی بہنوں میں سب سے چھوٹے تھے۔بہت خوبصورت بھی تھے۔اس لئے گھر میں انہیں پیار سے ''اچھو'' بھی کہا جاتا تھا۔

اشفاق اللہ خاں نے طالب علمی کے زمانے سے ہی برطانوی حکومت کے خلاف وطن پرستانہ سرگرمیوں میں نمایاں طور پر حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ان سرگرمیوں کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے ایک انقلابی جماعت ''مہاتری ویدی سنستھان'' کی رکنیت حاصل کی۔

پیارے بچو! ۱۵ اگست ۱۹۴۷ کو ہندستان نے انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کر کے آزادی کا تاج پہنا تھا لیکن ۱۹۴۷ء سے ٹھیک ۲۲ سال پہلے ۱۹۲۵ء میں اسی مہینے میں یعنی اگست کی ۱۹ تاریخ کو ''کاکوری کیس'' یعنی ٹرین ڈکیتی کا واقعہ بھی ہوا تھا۔جس میں دیگر کئی انقلابیوں کے ساتھ رام پرساد بسمل اور اشفاق اللہ خاں کو بھی گرفتار کیا گیا تھا۔انگریزی حکومت نے ۱۹؍دسمبر ۱۹۲۷ء کو

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فیض آباد کی جیل میں اشفاق اللہ خاں کو پھانسی دے کر اس ۲۷ سالہ نوجوان انقلابی کی شمع زندگی کو بجھا ڈالا۔ پھانسی سے چار دن قبل اشفاق اللہ خاں نے دو خط لکھے تھے ایک خط اپنی والدہ محترمہ کے نام۔ دوسرا خط برادران وطن کے نام ایک پیغام کی شکل میں۔ والدہ محترمہ کے نام جو خط تھا وہ یہ ہے:

از زندان فیض آباد

پھانسی کی کوٹھری

۱۵ر دسمبر ۱۹۲۷ء

بوڑھی اور دکھیاری ماں کی خدمت میں اس مرنے والے بیٹے کا سلام پہنچے۔

میری پیاری ماں!

میں بہت اطمینان اور سکون کے ساتھ موت کو لبیک کہہ رہا ہوں۔ مجھے شک ہے کہ آپ گھبرا نہ جائیں اور یہ نہ کہہ اٹھیں کہ جس کی جوان اولاد مر جائے وہ کیسے صبر کرلے۔

ماں! بچپن کے بارے میں آپ ہی نے بتایا تھا کہ جو بھی آپ سے آپ کے خوبصورت بچے کی تعریف کرتا، تو آپ ایک ہی جواب دیتی تھیں کہ خدا نے دیا ہے۔ اس کی امانت ہے اور میں تو امانت دار ہوں۔ امانت رکھنے والے کو یہ اختیار ہے کہ وہ جب چاہے اپنی امانت لے لے۔

میری پیاری ماں! میری خطائیں معاف کرنا۔ خدا آپ کو صبر عطا فرمائے۔ آپ کا شہید ہونے والا بیٹا۔ ''اچھو''۔

(ماخوذ)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ		معنی
خوشگوار	:	بہت اچھا، بہت خوشی والا
جشن	:	تقریب
بے شمار	:	ان گنت
جدو جہد	:	کوشش
سرفروشی	:	سر کٹانا
بازوئے قاتل	:	قتل کرنے والا ہاتھ
طویل	:	لمبا، بڑا
جاں نثار	:	جان نچھاور کرنے والا
نمایاں	:	ظاہر
زندان	:	قید خانہ

غور کرنے کی باتیں:

اس سبق میں آپ نے شہید اشفاق اللہ خاں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ہمارے ملک کو انگریزوں کے شکنجے سے آزاد کرانے میں نہ جانے کتنے مجاہدین نے اپنی جان نچھاور کردی۔ انہیں میں شہید اشفاق اللہ خاں بھی تھے۔ انہوں نے ملک کے لئے اپنی جان گنوادی۔ اپنی ماں کو خط لکھ کر انہوں نے دلاسا دیا کہ میں خوشی کے ساتھ ملک کی آزادی کے لیے اپنی جان دے رہا ہوں۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اِس لئے اُس ماں کو کوئی غم یا ملال نہیں ہونا چاہئے جس کا لاڈلا ملک کے کام آرہا ہے۔ یہ سبق ہمیں پیغام دیتا ہے کہ جب ملک پر کوئی آفت آئے تو خود کو آگے بڑھ کر پیش کر دینا چاہئے۔

درج ذیل سوالوں کے جواب ایک جملہ میں دیجیے:

۱۔ پندرہ اگست کا جشن کیوں منایا جاتا ہے؟

۲۔ ''سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے'' یہ کس کا مصرعہ ہے؟

۳۔ اشفاق اللہ خاں کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

۴۔ اشفاق اللہ خاں کی ماں کا کیا نام تھا؟

۵۔ اشفاق اللہ خاں نے اپنی ماں کو کہاں سے خط لکھا؟

درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

۱۔ یوم آزادی کے موقع پر کیا کیا ہوتا ہے؟

۲۔ اشفاق اللہ خاں طالب علمی کے زمانے میں کیسے تھے؟

۳۔ کاکوری کیس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۴۔ اشفاق اللہ خاں نے اپنی ماں کو خط میں کیا لکھا؟

دیئے گئے غلط جملوں کو صحیح طور پر لکھئے:

آج کے دن بہت خوشگوار ہے۔ کتنے سہاگنوں کی مانگ اجڑ گیا۔ سرفروشی کا تمنا اب ہمارا دل میں ہے۔ ہماری ملک کو ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی ملا۔ اشفاق اللہ خاں کا ماں کا نام مظہر النساء تھا۔ ان کو گھر والا پیار سے اچھو کہا کرتا تھا۔ وہ بھائی بہنوں میں سب سے چھوٹا تھے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مذکر اور مونث الفاظ الگ الگ کر کے لکھئے:

موت، دن، آزادی، برداشت، زخم، تمنا، سفر، روپ، شکل، وطن، عظمت، پیغام، گلشن، جماعت، خط

درج ذیل الفاظ کی ضد لکھئے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

دن۔خوشگوار۔آزادی۔موت۔والدہ۔خوبصورت۔غلامی۔اہم۔رہائی۔جوان

خود کرنے کے لیے

☆ سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

بسمل عظیم آبادی کے اس شعر کو دوستوں کے ساتھ مل کر گائیے۔

☆ شہید اشفاق اللہ خاں کے ساتھ جدوجہد آزادی میں شریک ان کے ساتھی بھگت سنگھ، راج گرو اور رام پرساد بسمل بھی شامل تھے۔ان کے بارے میں معلومات جمع کیجیے اور ایک مختصر مضمون لکھیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

بہار کی کہانی

عقل مند لڑکا

کسی زمانے میں ایک زمین دار جس کا نام پھوکٹ داس تھا۔ وہ اتنا کنجوس تھا کہ ''جونک'' کے نام سے مشہور ہو گیا۔ کھیت کے مزدور اس کے نام سے بھاگنے لگے۔ یہاں تک کہ اُسے کھیت جوتنے کے لیے کوئی آدمی نہ ملا۔

ایک دن جونک نے ڈُگ ڈُگی پٹوائی کہ وہ دوگُنی مزدوری دے گا۔ اُس کے پڑوس میں ایک غریب مگر ایمان دار آدمی رہتا تھا۔ جس کا نام کلّو تھا۔ اپنے بھائی للّو کے سمجھانے کے باوجود کہ زمیندار بھروسے کے قابل نہیں ہے وہ جونک کے کھیتوں میں کام کرنے لگا۔

جونک کلّو کو دوگنی مزدوری دینے پر تیار ہو گیا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ شرط بھی لگا دی کہ جب کلّو کو کوئی کام کرنے کے لیے دیا جائے گا اور وہ اسے نہ کرسکے گا تو اس کی مزدوری میں سے دس روپے کاٹ لئے جائیں گے۔

کلّو کھیتی اور کسانی میں بڑا ماہر تھا۔ اس لئے اُس نے زمیندار کی یہ شرط مان لی۔

کلّو کی چھ مہینے کی محنت سے جونک کے کھیتوں میں بہت زیادہ غلہ پیدا ہوا اور وہ وقت قریب آ گیا جب کہ کلّو اپنی مزدوری مانگتا۔

ایک دن جونک کلّو کو ایک کمرے میں لے گیا، جہاں شیشے کے برتن رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک بڑے برتن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''کلّو اس کو سب سے چھوٹے برتن میں رکھ دو''۔ کلّو یہ کام نہ کرسکا اِس طرح اُس کی مزدوری میں سے دس روپئے کٹ گئے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

آخر میں جس صبح کلّو کو جانا تھا اس کے مالک نے اُس سے ایک اور ناممکن کام کرنے کے لئے کہا۔ اُس نے کلّو سے پوچھا ہمارے سر کا وزن کتنا ہے۔ کلّو کے پاس اس کا بھی جواب نہ تھا۔ اس لئے وہ اپنی بقیہ مزدوری سے بھی محروم ہو گیا۔ اور خالی ہاتھ اپنے گھر سیوان لوٹ گیا۔

اُس نے اپنے بھائی للّو کو بتایا کہ جونک نے اُس کے ساتھ کتنی خراب چال چلی۔

اگلی فصل کے موقع پر پھر جونک نے ڈُگ ڈُگی پٹوائی۔ اس بار للّو زمیندار کے پاس کام کرنے پہنچا۔ اُس نے جونک کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا۔ اُس نے وہ شرط منظور کر لی جو زمیندار نے اس کے بھائی کے سامنے رکھی تھی۔

جب فصل کٹ گئی تو جونک نے للّو کو اس کمرے میں لے جا کر، جس میں شیشے کے برتن رکھے ہوئے تھے، اس سے کہا" بڑے برتن کو چھوٹے برتن میں رکھ دو۔ للو نے جلدی سے بڑا برتن اٹھا کر زمین پر پٹک دیا۔ برتن ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ٹکڑے اس نے چھوٹے برتن میں رکھ دئے۔

جونک سمجھ گیا کہ اس معاملے میں وہ للّو کو دھوکہ نہ دے سکے گا۔ پھر اُسے اناج کے گودام میں لے گیا اور اس سے کہا

"گودام کا فرش دھوپ سے سکھا دو۔"

دوسری صبح جونک کو یہ دیکھ کر سخت صدمہ ہوا کہ للّو اناج کے گودام کی چھت کو کھود کر ایک بہت بڑا سوراخ بنا رہا تھا۔

اس نے جلدی سے للو سے کہا وہ رک جائے کیونکہ گودام کی چھت میں سوراخ ہونے سے گودام تباہ ہو جائے گا۔ اور سارا اناج یا تو سڑ جائے گا یا اُسے چڑیا اور چوہے کھا جائیں گے۔

جونک دوسری بار پھر بے وقوف بن گیا۔ جس دن للّو کو واپس جانا تھا اُس نے زمیندار سے مزدوری مانگی۔ جونک نے اس سے پوچھا۔

میرے سَر کا وَزن کتنا ہے؟

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

للّو نے کچھ بتادیا۔ زمیندار نے کہا۔ ''غلط'' للّو کمرے کے باہر چلا گیا اور ایک تلوار لے کر واپس آیا تا کہ زمیندار کا سر کاٹ کر ترازو میں تول کر اُس کا صحیح وزن بتا سکے۔ زمیندار کا مارے ڈر کے بُرا حال ہو گیا۔ اُس نے درخواست کی کہ وہ رُک جائے۔ اس نے عام مزدوری سے دوگُنی مزدوری للّو کو ادا کر دی۔ اس طرح اس نے کلّو کی مزدوری بھی وصول کر لی اور جونک کو سبق پڑھا کر ہنسی خوشی گھر لوٹ گیا۔

(ماخوذ)

-☆-

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ		معنی
ناممکن	-	جو ممکن نہ ہو۔ آسان نہ ہو
فرش	-	زمین
سخت	-	کڑا
سوراخ	-	چھید
بے وقوف	-	بدھو، کم عقل
درخواست	-	گزارش، التجا
ادا کرنا	-	دینا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

وصول کرنا-　　حاصل کرنا

غلّہ　　-　　اناج

غور کرنے کی باتیں:

آپ نے اس کہانی میں پڑھا کہ ایک زمیندار مزدوروں کا استحصال کرتا تھا۔ ان کی مزدوری مار لیتا تھا۔ لیکن ظلم اور بے ایمانی کا سلسلہ دیر تک نہیں چلتا۔ ایک نہ ایک دن سبق ضرور ملتا ہے۔ کہانی میں ایک مزدور ایسا بھی سامنے آتا ہے جو زمیندار کی بُری نیت اور اس کے غیر انسانی سلوک کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتا ہے۔ اور زمیندار ہمیشہ کے لیے سنبھل جاتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے:

۱۔　کیا مزدوروں کی مزدوری مارنا اچھی بات ہے؟

۲۔　'جونک' اس کیڑے کو کہتے ہیں۔ جو عموماً پانی میں ملتا ہے لیکن یہاں زمیندار کو جونک کیوں کہا گیا ہے؟

۳۔　کلّو کون تھا؟

واحد کی جمع لکھیے: نیچے چند الفاظ دئے گئے ہیں جو 'واحد' ہیں۔ ان کی جمع تلاش کر کے 'جمع' سے جملے بنائیے۔

ماہر،　غلط،　سبق،　وقت،　وزن

لفظوں کی ضد (الٹا) لکھیے:

کنجوس،　عام،　بےوقوف،　فرش،　ایمانداری

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

لفظوں سے جملے بنایئے:

گودام   اناج   زمیندار   شرط   چھت

قواعد:

جونک گیا۔

وہ خالی ہاتھ اپنے گھر لوٹ گیا۔

اوپر دئے گئے جملوں میں پہلا جملہ فعل لازم اور دوسرا جملہ فعل متعدی کے زمرے میں آتا ہے۔ فعل لازم وہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہوتا ہے جیسے احمد آیا۔ اس میں اسم احمد فاعل اور آیا فعل یعنی فعل لازم میں صرف فاعل فعل ہوتے ہیں۔ فعل متعدی وہ ہے جس میں فاعل، فعل اور مفعول تینوں موجود ہوں۔ جیسے وہ اپنے گھر لوٹ گیا۔ اب آپ نیچے لکھے جملوں میں فعل لازم اور فعل متعدی کی پہچان کیجیے اور جملوں کے سامنے لکھیے:

کوئل بولی..................

پانی برسا.....................

خالد نے سائیکل چلائی.....................

وہ گھر میں بیٹھا ہے.......................

اِن سوالوں کے جواب دیجیے:

۱۔ جونک نے ڈگ ڈگی پٹوا کر کیا اعلان کیا؟

۲۔ زمیندار کی کیا شرطیں تھیں؟

۳۔ للّو کون تھا؟

۴۔ للّو نے جونک کو کیا سبق دیا؟

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

خالی جگہوں کو دیے ہوئے لفظوں سے بھریئے:

ا۔ کسی زمانے میں ایک زمیندار پھوکٹ.......... تھا (داس/ باس)

۲۔ جونک کلو کو دوگنی مزدوری دینے پر.......... ہوگیا (تیار/ مجبور)

۳۔ اس نے کلو سے پوچھا ہمارے سر کا.......... کتنا ہے۔ (وزن/ تعداد)

۴۔ گودام کا فرش دھوپ سے.......... دو (سکھا/ بھیگا)

۵۔ زمیندار کا مارے ڈر کے برا.......... ہوگیا۔ (حال/ چال)

خود سے کرنے کے لیے

اِس کہانی سے ملتی جلتی کوئی کہانی اپنے دوستوں کو سنایئے۔ اور اس کہانی کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک تصویر بنایئے۔

کیا آپ کو بھی ایسا کوئی واقعہ یاد ہے جب آپ نے یا آپ کے دوستوں نے کوئی عقل مندی کا کام کیا ہو۔ اگر ہاں! تو اسے اپنے ہم جماعتوں کو سنایئے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

صرف پڑھنے کے لئے

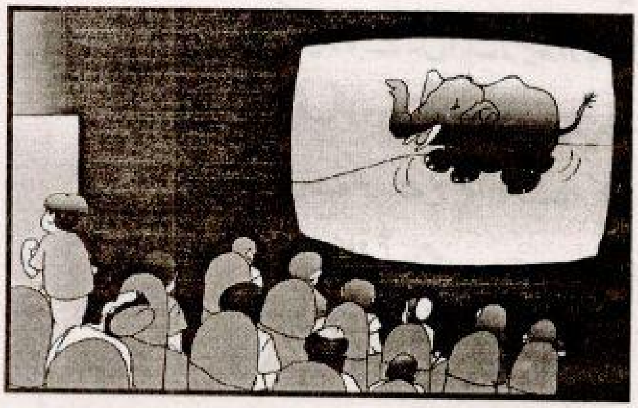

جنگلی ہاتھی

ایک سنیما ہال میں جنگلی ہاتھی نام کی فلم چل رہی تھی۔

فلم میں ہاتھی پاگل ہوگیا۔ پاگل ہوکر اُس نے ہر طرف توڑ پھوڑ مچانا شروع کردی۔ یہ دیکھ کر سامنے کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جمن میاں سیٹ چھوڑ کر بھاگے۔ گیٹ پر کھڑے دربان نے اُن سے پوچھا ارے میاں پاگلوں کی طرح کیوں بھاگ رہے ہو؟ سنیما تو ابھی شروع ہی ہوا ہے۔

جُمن میاں نے کہا ارے دیکھتے نہیں، ہاتھی پاگل ہوگیا ہے۔ اُس نے اگر ایک پاؤں بھی بڑھا دیا تو میری چٹنی بن جائے گی۔

دربان نے جُمن میاں سے مُسکراتے ہوئے کہا ارے بھائی یہ سنیما کا ہاتھی ہے۔ یہ بھلا پردے سے باہر کیسے آئے گا۔

جُمن میاں نے ڈر سے کانپتے ہوئے کہا۔ بھائی میرے یہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ یہ سینما کا ہاتھی ہے مگر ہاتھی کو یہ بات معلوم تھوڑے ہی ہے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

گرمی کا سماں

مئی کا آن پہنچا ہے مہینہ
بَہا چوٹی سے ایڑی تک پسینہ
بجے بارہ تو سورج سَر پہ آیا
ہُوا پیڑوں تلے پوشیدہ سایہ
چلی لؤ اور تڑاقے کی پڑی دھوپ
لپٹ ہے آگ کی گویا کڑی دھوپ
زمیں ہے یا کوئی جلتا توَا ہے
کوئی شعلہ ہے یا پچھوا ہوا ہے
درودیوار ہیں گرمی سے تپتے
بنی آدم ہیں مچھلی سے تڑپتے
پرندے اُڑ کے ہیں پانی پہ گرتے
چرندے بھی ہیں گھبرائے سے پھرتے
دَرِندے چھپ گئے ہیں جھاڑیوں میں
مگر ڈوبے پڑے ہیں کھاڑیوں میں
نہ پوچھو کچھ غریبوں کے مکاں کا
زمیں کا فرش ہے چھت آسماں کا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

نہ پنکھا ہے ، نہ ٹٹی ہے نہ کمرہ   ذرا سی جھونپڑی محنت کا ثمرہ

امیروں کو مبارک ہو حویلی

غریبوں کا بھی ہے اللہ بیلی

اسمٰعیل میرٹھی

-☆-

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ		معنی
پوشیدہ	-	چھپا ہوا
شعلہ	-	آگ کی لپٹیں
پچھوا ہوا	-	پچھم کی طرف سے چلنے والی ہوا
بنی آدم	-	آدم کی اولاد یعنی انسان
ثمرہ	-	پھل
بیلی	-	محافظ، نگہبان
نگر	-	مگر مچھ، گھڑیال

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)